اہلحدیث بقلمِ خود

پیش کش

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مفتاحی

مہتمم دارالعلوم امدادیہ رائے چوٹی

شائع کردہ

مجلسِ علمیہ آندھراپردیش

محبوب بازار، چادرگھاٹ، حیدرآباد اے، پی،

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا
(انعام:۸)

اہلحدیث
بقلم خود

پیش کش

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مفتاحی

مہتمم دارالعلوم امدادیہ رائے چوٹی

شائع کردہ

مجلس علمیہ آندھراپردیش

محبوب بازار، چادرگھاٹ، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ حدیث نام سے ایک گروہ ایسا وجود میں آیا ہے جو صرف چند اختلافی مسائل اور اس کے دلائل کو عوام الناس میں ہوا دے کر انتشار مچائے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن کا مبلغ علم صرف کسی واعظ یا خطیب کی تقریر کی ویڈیو آڈیو کیسٹس ہیں۔ یہ بیچارے انھیں کے نرے مقلد ہیں، دوسرا طبقہ ان کے اہلِ علم اور سنجیدہ لوگوں کا جن کی اپنے امتیازی مسائل پر گہری نظر ہے اور وہ اپنے اکابر علماء کی اسی طرح تقلید کرتے ہیں جیسے عوام مقلدین احناف۔ یہ حضرات متعینہ اندازِ فکر اور مسلک کو قوی سے قوی تر دلیل کے باوجود ترک کرنے کے لیے راضی نہیں ہوتے۔ فریقین کی کتابوں میں ان اختلافی مسائل پر سیر حاصل بحث بھی موجود ہے، جس کا جی چاہے مطالعہ کر لے۔

بے علمی کے ساتھ ترکِ تقلید امت مسلمہ کے لیے ایک بہت ہی بڑا فتنہ ہے بالخصوص جبکہ عوام الناس کو اس کی ترغیب دی جائے اور تقلید کو شرک کہہ کر لوگوں کو ائمۂ اسلام اور علماء کرام سے بدظن اور دور کیا جائے اور اس تحریک کو احیائے سنت اور دین کی خدمت تصور کیا جائے تو اس کے فتنہ اور گمراہی ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

آج کل اس کا مشاہدہ چاروں طرف ہو رہا ہے۔ اہلِ حدیث نوجوانوں کی بڑی تعداد ہے جو شہر شہر، گاؤں گاؤں مسلمانوں کو پریشان کیے ہوئے ہیں۔ ان کی جارحیت اور دل آزاری کی داستان بہت طویل ہے۔ ایک روز عزیزم مفتی سیّد معصوم ثاقب سلّمہٗ کے پاس ہمارے مدرّسین اور چند مہمان جمع تھے کہ اس قسم کی گفتگو چل پڑی۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ بعض نوجوانوں کو اپنے بارے میں اہلِ حدیث ہونے کی غلط فہمی ہے، وہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور خطاکار تصوّر کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال سے ہم لوگ ہی نہیں بلکہ جماعت اہلِ حدیث کے اکابر علماء بھی پریشان اور مجبور ہیں کہ یہ سر پھرے بچے ان کی بھی باتیں نہیں مانتے ہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ان کے علماء ان کی جارحانہ کارروائی اور شرانگیزی میں ان کی پشت پناہی نہیں کرتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ آزادیٔ

مذہب اور ذہنی آوارگی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

اہلِ حدیث علماء اور عوام جو لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ صرف قرآن وحدیث پر ہی عمل ہوگا، اس کے علاوہ سب غلط، گمراہی اور بدعت ہے۔ یہ ان کی بنیادی غلطی ہے۔ مزید ہر بات کے لیے وہ بخاریؒ کی دلیل مانگتے ہیں اور جو حدیث ان کے خلاف ہوئی یا سمجھ میں نہیں آئی اس کو فوراً ضعیف کہہ دیتے ہیں۔

اسی طرح اہلِ حدیث حضرات کا یہ پروپیگنڈہ کہ تقلید چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوئی بہت بڑا جھوٹ ہے، اور خاص طور پر یہ خیانت تو تمام ہی اہلِ حدیث کرتے ہیں کہ اسلامی تاریخ میں اصحاب الحدیث یا اہلِ حدیث یا محدثین کی اصطلاح کو آج کل کے نومولود فرقے یہ چسپاں کرتے ہیں، ایسے ہی سلفی اور سلف صالحین کی تعبیر جو حنبلی علماء مخصوص افکار وعقائد کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان کو اپنے اوپر چسپاں کر کے عرب عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ بعض اہلِ حدیث تو یہاں تک غلط بیانی اور جسارت سے کام لیتے ہیں کہ کہہ دیتے ہیں کہ عرب اور حرمین شریفین میں ہمارا ہی طریقہ چلتا ہے، جبکہ پڑھے لکھے لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ سعودی حکومت مسلک حنبلی کی پابند اور مقلد ہے جیسا کہ ہندوستانی مسلمان مذہب حنفی کے پابند اور مقلد ہیں۔ اسی لیے میں کبھی کبھی چند سوالات کر کے اپنے دوستوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مثلاً:

(۱) کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسی ترتیب، ترکیب، ہیئت اور اعراب کے ساتھ کسی آیت کریمہ یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت کریں، ورنہ اہلِ حدیث حضرات فرمائیں کہ اس متفقہ کلمہ اسلام کی شرعی حیثیت اور حکم کیا ہے۔ اسی طرح تمام ارکانِ اسلام اپنی جزئیات اور تفصیل کے ساتھ صرف قرآن وحدیث ہی سے ثابت کیا جائے ورنہ عدم ثبوت کی صورت میں اس کی شرعی حیثیت واضح کی جائے۔

(۲) خیرالقرون میں کسی ایک صحابی، تابعی یا عالم کے بارے میں صحیح حوالوں سے ثابت کردیں "فلان لایجتهد" و "لایقلد" و "کان غیر مقلد"۔

اسلامی ورثہ کے طور پر جتنی کتابیں تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد وغیرہ کی موجود ہیں وہ

سب مجتہدین، مقلدین مذاہب کی ہیں۔ موجودہ مسلک اہلِ حدیث کی طرح کسی فرقے کی تصانیف نہیں ہے۔ اس لیے اہلِ حدیث حضرات اس وقت تک کسی کتاب کا حوالہ نہ دیں جب تک اس کے مصنف کے بارے میں یہ نہ ثابت کر سکیں کہ وہ ہماری ہی طرح اہلِ حدیث مسلک کا داعی اور عامل تھا۔

(۳) جہاں تک مسئلہ امام بخاری کی صحیح بخاری شریف کا ہے تو جب جس اہلِ حدیث عالم کا جی چاہے زیادہ نہیں صرف دو رکعت نماز اوّل تا آخر نماز کے شرائط فرائض ارکان واجبات سنن، مستحبات اور نواقض کے ساتھ تکبیر تحریمہ سے سلام تک بالترتیب ثابت کر دیں۔

(۴) اس طرح اپنے علامتی اور امتیازی مسائل کی صحت اور ہمارے مسائل کے غلط ہونے پر صرف ایک ایک غیر معارض حدیث مرفوع متصل پیش کر دیں۔

(۵) نیز اگر مسئلہ کا ثبوت قرآن وحدیث سے ہی ہونا ضروری ہے تو کم از کم بھینس کی حلت اور حرمت اور اس کے گوشت، پوست، دودھ، گھی، لسّی اور قربانی کے جائز ناجائز ہونے کی تفصیل قرآن وحدیث سے پیش کر دیں۔ اس پس منظر پر بہت ساری باتیں کہی جا سکتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ عوام اہلِ حدیث کی ذہنی آوارگی کا سبب ان کے علماء ہیں جو سنجیدگی سے ان کو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماعِ امت اور قیاس صحیح کی تفصیل نہ بتلا کر صرف رفع یدین، آمین بالجہر، قرأت خلف الامام، رکعات تراویح کی بحثوں میں اُلجھا دیتے ہیں۔ نتیجتاً عوام بے چارے جوشِ تبلیغ میں حنفیوں سے لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں اور ہم جیسے لوگوں کو عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کے تحت مسائل کی تنقیح کرنا ہوتا ہے اور اہلِ حدیث جماعت کے خدوخال اور ان کے بانیوں کے افکار ونظریات عوام میں بے نقاب کرنے ہوتے ہیں۔

مفتی صاحب موصوف نے اکابر علماء اہلِ حدیث کی متعدد ایسی تحریروں کا سراغ دیا جو میرے لیے بھی نئی اور تعجب خیز تھیں:

(۱) نواب صدیق حسین خاں صاحب

(۲) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(۳) مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی

(۴) مولانا نواب وحیدالزماں صاحب حیدرآبادی

(۵) مولانا قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری

(۶) مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی

(۷) مولانا محمد ابراہیم صاحب

(۸) مولانا محبوب احمد صاحب امرتسری

(۹) حکیم اجمل خاں صاحب ایڈیٹر ماہنامہ اہلِ حدیث

(۱۰) مولانا داؤد غزنوی

جو جماعت اہلِ حدیث میں مصروف اور مشہور ہیں۔ ان کی کتابیں اس جماعت میں متداول ہیں۔ ان اکابر کی منتخب تحریریں ان چند صفحات میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں شاید کسی نیک طبیعت کے کام آجائے اور چند نادان دوستوں کی وجہ سے اہلِ حدیث اور احناف میں ہمارے علاقے میں جو دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں ختم ہوجائیں اور مسلمانوں کے دونوں طبقے مل کر دین کی خدمت میں لگ جائیں۔ میں اپنے مدرسے کے مدرسین کا مشکور ہوں کہ انھوں نے میری خواہش کے مطابق ان تحریروں کو مختلف کتب سے جمع کیا اور اس کی تصحیح وغیرہ میں دلچسپی سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد اسحاق غفرلہٗ

۳۰ر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن خاں صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں

اس زمانہ میں ایک شہرت پسند اور ریا کار فرقہ نے جنم لیا ہے، جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لیے قرآن و حدیث کے علم اور اس پر عامل ہونے کا دعویدار ہے، حالانکہ اہلِ علم و عمل اور اہلِ عرفان سے اس کو کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ فرقہ ان علوم عالیہ سے جاہل ہے جن کی واقفیت طالب حدیث کے لیے اس فن کی تکمیل میں نہایت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی یہ فرقہ علوم آلیہ سے بھی جاہل ہے جن کے بغیر طریقِ سنت پر چلنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ مثلاً صرف، نحو، لغت، معانی اور بیان چہ جائیکہ دوسرے کمالات ان میں پائے جائیں اسی لیے تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث شریف کے فہم اور اس کے معانی اور مفاہیم میں غور و خوض کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کا گمان ہے کہ محض الفاظ کا نقل کر لینا ہی کافی ہے حالانکہ یہ خیال حقیقت سے دور ہے کیونکہ حدیث سے مقصود تو حدیث کی فہم اور اس کے معانی میں غور و خوض کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظِ حدیث کی نقل پر اکتفا کر لینا۔ پس سب سے پہلے تو حدیث میں اس کا سننا ہے پھر اس کو زبانی یاد رکھنا ہے پھر اس کو سمجھنا ہے پھر اس پر عمل کرنا ہے پھر اس کی نشر و اشاعت ہے اور ان لوگوں نے فقط حدیث کو سن لینے اور اس کی نشر و اشاعت پر اکتفا کر لیا ہے۔ حدیث کے یاد کرنے اور سمجھنے کے بغیر اس پر اکتفا و اختصار کر لینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس حدیث اس زمانہ میں بچوں کا پڑھنا پڑھانا رہ گیا ہے نہ کہ اصحابِ یقین کا کام۔ وہ اپنی غفلتوں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسفیان سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک دفعہ زائدہ بن احمد کی مجلس میں حاضر ہوئے تو سب سے پہلے حدیث جو اُن سے سنی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد تھا:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ (آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے ہے اس کا بیکار کاموں کا چھوڑ دینا) آپ (یہ حدیث سن کر) کھڑے ہو گئے اور فرمایا مجھے یہی حدیث کافی ہے۔ جب میں اس سے فارغ ہوں گا تو دوسری حدیث سنوں گا۔

عقلمند لوگوں کا سماع ایسا ہوتا تھا۔ رہے یہ جاہل (غیر مقلد، ناقل) تو ان کا حدیث کے ساتھ بڑے سے بڑا سلوک فقط یہ ہے کہ یہ لوگ چند ایسے مسائل کو اختیار کر لیتے ہیں جو عبادات کے اندر مجتہدین اور محدثین کے مابین اختلافی ہیں۔ معاملات سے متعلق مسائل جو کہ روز مرّہ پیش آتے ہیں ان سے انھیں کوئی واسطہ نہیں۔ اور ان کا سارے کا سارا اتباعِ حدیث فقط یہ ہے کہ اس خلاف کو نقل کرتے رہتے ہیں کہ جو ائمہ مجتہدین اور محدثین کے درمیان عبادات کے اندر واقع ہوا ہے نہ کہ ارتفاقات کے اندر۔ اسی لیے یہ لوگ اس بات میں ائمہ حدیث کی جانچ پرکھ سے بے بہرہ اور معاملات کے بارے میں حدیث کی سمجھ بوجھ سے ناواقف ہیں۔ ایسے ہی سنن اور اصحابِ سنن کے اسلوب اور طریقہ کے مطابق کسی ایک مسئلہ کے استخراج اور کسی ایک حکم کے استنباط پر بھی قادر نہیں ہے اور انھیں اس کی توفیق بھی کیسے ہو کہ یہ حدیث پر عمل کرنے کے بجائے زبانی جمع خرچ پر اور سنت کی اتباع کے بجائے شیطانی تسویلات پر اکتفا کرتے ہیں اور پھر اس کے عین دین ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور وہ اس بات پر خوش ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور یہ ان میں سے ہر ایک کی عادت ہے۔ امیر ہو یا غریب، تندرست ہو یا بیمار، میں نے ان کو بارہا آزمایا لیکن میں نے ان میں سے کسی کو ایسا نہیں پایا کہ جسے صالحین کے طریقہ پر چلنے کی رغبت ہو یا وہ اہلِ ایمان کی سیرت کے مطابق چلتا ہو بلکہ میں نے تو ان میں سے ہر ایک کو کمینی دُنیا میں منہمک اور اس کے ردّی ساز و سامان میں مستغرق جاہ و مال کو جمع کرنے والا، حلال و حرام کی تمیز کے بغیر مال کی لالچ رکھنے والا پایا، اسلام کی مٹھاس سے خالی الذہن اور عام مسلمانوں کی نسبت شریر کمینے لوگوں کی طرح بہت سنگ دِل پایا۔

اَمْلَیْتُھُمْ ثُمَّ تَاَمَّلْتُھُمْ
فَلَاحَ لِیْ اَنْ لَیْسَ فِیْھِمْ فَلَاحَ

ترجمہ: میں نے انھیں ڈھیل دی پھر میں نے ان کے متعلق غور و فکر کیا تو مجھ پر روشن ہوا کہ ان میں کوئی فلاح نہیں ہے۔

اور وہ قوم فلاح پائے بھی کیسے جس کا قول فعل کے اور فعل قول کے مخالف ہو۔ باتیں تو "خیر البریہ" (علیہ السلام) کی کرتے ہیں لیکن خود "شر البریہ" مخلوق میں سے بدتر ہیں۔ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو ٹھیک جواب دیتے ہیں لیکن جب خود انھیں وہ کام کرنے پر قدرت ہو جاتی ہے تو پھر کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر دل کھول کر وہ کام کرتے ہیں:

عَجِبْتُ مِنْ شَيْخِيْ وَمِنْ زُهْدِهٖ
وَمِنْ ذِكْرِهِ النَّارِ وَاَهْوَالِهَا
يَكْرَهُ اَنْ يَّشْرَبَ فِيْ فِضَّةٍ
وَيَسْرِقُ الْفِضَّةَ اِنْ نَالَهَا

ترجمہ: مجھے اپنے شیخ، اس کے تقوے اور جہنم کی سختیوں کے تذکرے پر تعجب ہوتا ہے۔ وہ چاندی کے گلاس میں پانی پینے کو مکروہ گردانتا ہے لیکن موقع مل جائے تو چاندی کے اس برتن کو چوری کرنے سے نہیں چوکتا۔

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ کیسے اپنے آپ کو پکے موحد (توحیدی) کہتے ہیں اور دوسروں کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ نیز یہ بہت متعصب ہیں اور دینی امور میں غلو سے کام لیتے ہیں۔ ان کی ساری محنت اور وقت بے مقصد کاموں میں ضائع ہو رہا ہے۔ یہ خود تنگی میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو بھی پریشان کر رکھا ہے۔ یہ اصول و قانون کو چھوڑ بیٹھے ہیں لہٰذا صحیح بات قبول کرنے کی استعداد چھن گئی ہے۔ انھوں نے رسالت سے اعراض کیا لہٰذا گمراہی کے گہرے گڑھے میں جا گرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو دیکھنا ایسے ہی تکلیف دہ ہے جیسے آنکھ میں تنکا پڑ جائے یا گلے میں کانٹا پھنس جائے یا نفسیاتی تکلیف ہو یا روح بیمار ہو، گویا دل و دماغ کو کوفت ہوتی ہے۔ ان سے انصاف کا سلوک کرو گے تو ان کی طبائع اس کو برداشت نہ کریں گی اور اگر ان سے انصاف کی امید رکھو تو یوں ہی ہے جیسے ثریا یا ستارہ کو ہاتھ لگانا۔ ان کے دل اُلٹے ہیں، ان کا مقصد ان کی نظروں سے اوجھل ہے، یہ خیالات کی دنیا میں رہتے ہیں، اسی لیے محروم رہتے ہیں۔ یہ اپنی علمی گہرائی کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں حتیٰ کہ کثرتِ ہذیان کے سبب ان کے منہ سے جھاگ بہنے لگی

ہے۔ بخدا ان کے پاؤں بھی علم کے قطرہ سے تر نہیں ہوئے، نہ ہی ان کی عقل اس سے صیقل ہوئی ہے، نہ علم کی روشنی سے ان کی اندھیری راتیں منور ہوتی ہیں، نہ ہی علم کے نور سے ان کے دِل چمکتے ہیں۔ کاپیوں کی پیشانی ان کے علمی رُشد وہدایت پر خوش ہونے کے بجائے ان کے قلم کی سیاہی سے روتی ہے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ دین نہیں بلکہ زمین میں ایک بہت بڑا فتنہ وفساد ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے قول وعمل میں مخلص ہوتے، اُنھیں علم نافع کی طلب ہوتی، اللہ کا ڈر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا ہوتی، تو دُنیا کی میل کچیل جمع نہ کرتے اور نیکیوں کا لبادہ اوڑھ کر ان کی جیسی شکل وصورت بنا کر ناواقف اور جاہل طبقہ کو اپنے دام میں نہ پھنساتے، مسلمانوں کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاتے، دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیتے، قرآن پر عمل کرنے کے بجائے محض اس کا نام لینے پر اور علم حدیث کی رسمی وسطحی حیثیت پر اکتفا نہ کرتے، اپنے قیمتی وقت اور صلاحیتوں کو نیک کاموں میں خرچ کرتے، شب وروز دنیاداروں کی صحبت میں نہ گزارتے، زندگی کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا مرکز ومحور نہ بناتے، اور اگر تقریر وافتاء کے میدان میں اُترتے تو اس کا حق ادا کرتے جیسا کہ ان سے پہلے کے اہلِ حدیثوں اور موحدین نے اپنے زمانہ میں عملاً کر کے دِکھایا ہے، لہٰذا صرف ایسے لوگوں کو قرآن وسنت کی اتباع اور اس کی طرف دعوت دینے کا حق حاصل تھا اور قرآن وحدیث بھی صرف ایسے لوگوں کے لیے آگ سے بچاؤ کا سامان ہے نہ کہ جعلی لوگوں کے لیے جن کا قرآن وحدیث کے ساتھ تعلق صرف دعوے کی حد تک ہے اور ان کا قرآن وسنت والا نعرہ صرف ریاکاری ہے:

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اُنَاسٍ
تَشَيَّخُوْا قَبْلَ اَنْ يُشَيَّخُوْا
اِحْدَوْدَبُوْا وَ انْحَنَوْرِيَاءً
فَاحْذَرْهُمْ اِنَّهُمْ فَحُوْخ

ترجمہ: ہم ایسے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو بوڑھے بزرگ ہونے سے پہلے ہی بہ تکلف اپنے آپ کو بوڑھا بنا رہے ہیں۔ وہ دوسروں کو اپنے بوڑھا ہونے کا تصور دینے

کے لیے کبڑے ہو کر چلتے ہیں۔ ان لوگوں سے بچ کر رہنا۔

ان کے کبڑے ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے کنڈلی کا سرا شکار پکڑنے کے لیے مڑا ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس کو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا خوف ہے وہ اس قسم جرأت نہیں کرتا۔ واضح رہے کہ کوئی بھی منصف مزاج ان کے کردار کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہم سب مسلمانوں کو دین کے روپ میں دنیا کو جمع کرنے والوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں مداہنت، منافقت اور جاہلوں کی صحبت سے بچائے رکھے۔

(بحوالہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی۔ الحطة فی ذکر الصحاح الستة
ص ۱۵۲ تا ۱۵۵، اسلامی اکیڈمی، لاہور)

حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''ہمارے اس زمانہ میں ایک فرقہ نیا کھڑا ہوا ہے جو اتباعِ حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور درحقیقت وہ لوگ اتباعِ حدیث سے کنارے ہیں جو حدیثیں کہ سلف وخلف کے یہاں معمول بہا ہیں ان کو ادنیٰ سی قدح اور کمزور جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں اور صحابہ کے اقوال وافعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور بے نور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور ان پر اپنے بیہودہ خیالوں اور بیمار فکروں کو مقدم کرتے ہیں اور اپنا نام محقق رکھتے ہیں۔ حاشا وکلاّ! اللہ کی قسم یہی لوگ ہیں جو شریعت نبویہ (کی حد بندی) کے نشان کو گراتے ہیں اور ملت حنیفیہ کے بنیادوں کو کہنہ کرتے ہیں اور سنت مصطفویہ کے نشانوں کو مٹاتے ہیں۔ احادیث مرفوعہ کو چھوڑ رکھا ہے اور متصل الاسناد آثار کو پھینک دیا ہے اور ان کے دفع کرنے کے لیے وہ حیلے بناتے ہیں کہ جن کے لیے کسی یقین کرنے والے کا شرح صدر نہیں ہوتا اور نہ کسی مومن کا سر اُٹھتا ہے۔'' (بحوالہ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ فتاویٰ علماء اہل حدیث، ج ۷، ص ۸۰)

نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنے رسالہ ''ترجمان وہابیہ'' میں رقمطراز ہیں:

''خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے لے کر

آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم، فاضل، قاضی، مفتی اور حاکم ہوتے رہے، یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے مل کر فتاویٰ ہندیہ یعنی فتاویٰ عالمگیری جمع کیا اور اس میں شیخ عبدالرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم بھی شریک تھے۔"

(بحوالہ صدیق حسن خان بھوپالی نواب "ترجمان وہابیہ" ص ۱۰، طبع مطبع محمدی، لاہور)

مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"برادرانِ اسلام جماعت کے اکثر افراد جانتے ہیں کہ مولانا احمد صاحب دہلوی سات آٹھ سال سے مدینہ میں مقیم ہیں۔ جب آپ وہاں پہنچے تو اس مقدس شہر کے ساکنین میں سے کسی کو اہلِ حدیث نہ پایا نہ اس جماعت کا کوئی مدرسہ ہے، نہ رباط، نہ دیگر کسی خدمت کے آثار اس جماعت کے وہاں موجود ہیں، نہ اس جماعت کا وہاں تذکرہ ہے، نہ نام ونشان۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صدیوں سے اس جماعت کے اعمالنامے مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے خالی ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر دل پر سخت چوٹ لگی اور بے حد افسوس ہوا کہ یہ مرکز اسلام، یہ دربارِ نبی علیہ السلام کا مسکن جہاں دنیا بھر کے مسلمان جمع ہوتے ہیں وہاں کوئی اہلِ حدیث کا نام لیوا اور مذہب اہلِ حدیث کا مبلغ نہ ہو! اتنی شرم کی بات ہے کہ دعویٰ تو سنت کا ہو اور صاحبِ سنت مطہرہ کے گھر مدینہ طیبہ میں اس دعویدار قوم کا کچھ بھی نہ ہو افسوس! انا للہ وانا الیہ راجعون۔"

(بحوالہ اخبار اہلِ حدیث، امرتسر، ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بمطابق ۱۳۵۲)

نیز ایک دوسری جگہ مولانا تحریر فرماتے ہیں کہ:

"یہ امر بالکل صاف اور ظاہر ہے کہ جو شخص علم نہ رکھتا ہو وہ علم دار کی پیروی کرے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ. اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے دلیل کے ساتھ دریافت کرلیا کرو۔ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں۔" (اجتہاد وتقلید، ص ۴۷، طبع اہلِ حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

ایک دوسری جگہ مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اہلِ حدیث کا مذہب ہے کہ دین کے اصول چار ہیں: (۱) قرآن (۲) حدیث

(۳) اجماعِ امت (۴) قیاسِ مجتہد۔ سب سے مقدم قرآن شریف ہے پھر علی سبیل المراتب قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لیے علم لغت، قواعد صرف، نحو، علم معانی، بیان، اصولِ فقہ ذریعہ ہیں جو مسئلہ قرآن وحدیث سے بطریق مذکورہ سمجھ ناقص میں نہ مل سکے تو جس مسئلہ پر تمام امت کا اجماع ہوگا وہ قابلِ عمل ہے اور جو مسئلہ اس طرح بھی نہ مل سکے اس میں کسی مجتہد کا قیاس (بشرائط وصول فقہ جن کا ذکر آگے آتا ہے) قابل عمل ہوگا۔"

(بحوالہ اہل حدیث کا مذہب۔ ص ۵۸-۵۹)

حضرت مولانا نواب وحید الزماں صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلِ حدیث کہتے ہیں، انھوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجتماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں، حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعض عوام اہلِ حدیث کا یہ خیال ہے کہ انھوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلِ حدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے، باقی اور آداب اور سنن اور اخلاقِ نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت، جھوٹ، افتراء سے باک نہیں کرتے۔ ائمۂ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں، اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں۔ بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔"

(بحوالہ وحید الزماں نواب۔ لغات الحدیث۔ ج ۲، ص ۹۱، کتاب ش)

حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ کے جھوٹے اہلِ حدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ماجاء الرسول سے جاہل ہیں، وہ صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کے تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلِ حدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں۔ ملاحدہ و زنادقہ منافقین کے بعینہٖ مثل تشیع کے مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں

ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علیؓ اور حسینؓ کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلائیں کچھ پرواہ نہیں۔ اسی طرح ان جہال بدعتی کاذب اہلِ حدیثوں میں ایک دفعہ رفع یدین کر لیں اور تقلید کا رد کر لے اور سلف کو ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ بھی چیں بجبیں نہیں ہوتے۔ اگرچہ علماء اور اور فقہائے اہلِ سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَشْبَہَ اللَّیْلَۃَ الْبَارِحَۃَ اور شراس کا یہ ہے کہ وہ مذہب وعقائد اہلِ سنت والجماعت سے نکل کر اتباعِ سلف سے مستنکف و مستکبر ہو گئے ہیں۔ وَافْھَمْ وَتَدَبَّرْ۔"

(بحوالہ عبدالاحد خانپوری قاضی۔ التوحید والسنۃ فی ردّ اھل الالحاد و البدعۃ ص۲۹۲)

حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالویؒ کا پچیس سالہ تجربہ

(الف) پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، کفر، ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں، مگر دیندار کے بے دین ہو جانے کے لیے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔ گروہ اہلِ حدیث جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں۔ اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جا رہے ہیں۔

(بحوالہ محمد حسین بٹالوی۔ رسالہ اشاعت السنہ نمبر۲، جلد۱۱، ۱۸۸۸ء)

(ب) امام الائمہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جو اعتراضات و مطاعن اخبار "اہل الذکر" میں مشتہر کیے گئے ہیں یہ سب کے سب ہذیانات بلا استثناء اکاذیب و بہتانات ہیں جن کا ماخذ زمانہ حال کے معترضین کے لیے حامد حسین لکھنوی شیعی کی کتاب الاستقصاء الافہام اور استیفاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے۔

اس کتاب میں اس قسم کے مطاعن سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے علاوہ کسی سنّی امام مالک امام بخاری وغیرہ کو نہیں چھوڑا۔ ایک ایک کا نام لے کر کئی کئی ورقوں بلکہ جزؤں کو سیاہ کر ڈالا ہے۔ (بحوالہ السیف الصارم لمنکر شان امام الاعظم۔ ص ۱۰۲)

حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادیؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

''آپ ائمہ دین کا بہت ادب کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔'' (بحوالہ تاریخ الحدیث، ص ۴۲۸)

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالجبار غزنویؒ کی ولایت کا ایک واقعہ سنایا۔ وہ واقعہ یوں تھا کہ امرتسر میں ایک اہلِ حدیث مولوی امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنویؒ سے پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار مولوی عبدالعلی نے کہا کہ ابوحنیفہ سے تو میں اچھا ہوں اور بڑا ہوں کیونکہ انھیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔ اس بات کی اطلاع مولانا عبدالجبارؒ کو پہنچی۔ وہ بزرگوں کا نہایت ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ انھوں نے یہ بات سنی تو ان کا چہرۂ مبارک غصّے سے سرخ ہوگیا۔ انھوں نے حکم دیا کہ اس نالائق (عبدالعلی) کو مدرسے سے نکال دو۔ وہ طالبعلم جب مدرسے سے نکالا گیا تو مولانا عبدالجبار غزنویؒ نے فرمایا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص عنقریب مرتد ہوجائے گا۔ مفتی محمد حسنؒ راوی ہیں کہ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ وہ شخص مرزائی ہوگیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے نکال دیا۔ اس واقعہ کے بعد کسی نے مولانا سے سوال کیا کہ حضرت آپ کو کیسے علم ہوگیا تھا کہ عنقریب کافر ہوجائے گا؟ فرمانے لگے کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی اطلاع ملی اُس وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی کہ جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میری نظر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ولی تھے۔ جب اللہ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہوگیا

تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی چیز کو چھینتا ہے اس لیے ایسے شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔" (داؤد غزنوی۔ص ۱۹۱-۱۹۲)

حضرت مولانا محبوب احمد صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ امرتسر و گردونواح میں جس قدر مرتد عیسائی ہیں یہ پہلے غیر مقلد ہی تھے۔"

جناب حکیم اجمل خاں صاحب ایڈیٹر ماہنامہ اہلِ حدیث دہلی

ماہنامہ مجلّہ "اہلِ حدیث" دہلی کے ایڈیٹر حکیم اجمل خان (یہ وہ حکیم اجمل خان نہیں جو خاندان شریفی کے مشہور و معروف حکیم و طبیب ہیں) اپنی جماعت کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فی الوقت ہماری جمعیت مسلکی دعوت و تبلیغ کے لیے نہیں بلکہ روپیہ اقتدار کی ہوس کو پورا کرنے کا ذریعہ بن کر رہ گئی ہے۔ عوام کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے اور مسلک و جماعت کے نام اور منصب کا بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ جس شخص کے پاس جمعیت کا عہدہ و منصب ہو وہ پہلے اس کے ذریعہ عرب دنیا میں چمکتا ہے پھر اپنے کاروبار کو وسیع کرتا ہے کیونکہ اس منصب کے ذریعہ ویزا اور عرب شیوخ تک رسائی بہر حال آسان ہو جاتی ہے۔ اس لیے ان عہدوں پر دوبارہ آنے اور ہمیشہ برقرار رہنے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسا کہ حالیہ جماعتی انتخابات کے نظارے سامنے آئے ہیں۔ لوگوں نے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے، آبروریزی کرنے، دھاندلی اور لاقانونیت مرکزی جمعیت کے ناظم کی طرف سے ہو رہی ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے عہدہ پر دوبارہ آنے کے لیے بے چین ہیں اور اس کے لیے جوڑ توڑ دھاندلیاں کر رہے ہیں۔"

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں: "دہلی کا حال اس سے بھی زیادہ خراب ہے۔ یہاں جمعیت کے کارکنان کو ہنگامہ آرائی اور دینی جماعت کے ماحول کو پراگندہ کرنے، پارٹی بازی پھیلانے کے لیے استعمال کیا گیا۔"

(بحوالہ حکیم اجمل خان حکیم۔ مجلّہ اہلِ حدیث انڈیا۔ص ۵۔ مارچ ۱۹۹۰)

حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور مؤرخ اسحٰق بھٹی صاحب مولانا داؤد غزنوی مرحوم کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہلِ حدیث کی تنظیم سے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ بڑے دردناک لہجے میں فرمایا۔ مولوی اسحٰق جماعت اہلِ حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت عزت کرتا ہے، امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے۔ پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر کوئی بڑا احسان کرے تو وہ سترہ حدیثوں کا علم گردانتا ہے۔ جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطۂ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ یَا غربۃ العلم اِنّما اشکو بثی و حزنی الی اللہ۔ (بحوالہ حضرت مولانا داؤد غزنویؒ ترتیب و تحریر سید ابوبکر غزنوی۔ ص ۱۳۶)

ایک موقع پر آپ نے فرمایا دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہل حدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں۔ بلاوجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (بحوالہ حضرت مولانا داؤد غزنوی۔ ترتیب و تحریر سید ابوبکر غزنوی۔ ص ۸۷)

یہ علماء اہل حدیث کی چند تحریریں ہیں جس سے اس جماعت کی حقیقت کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے!

طباعت: شیروانی آرٹ پرنٹرز، دہلی۔ 6 فون: 23831480

کمپوزنگ: نعمت کمپوزنگ ہاؤس، دہلی۔ فون: 22780273

Al Balagh Graphics, Cell: 9441025508